18470

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ میں کہ اگر کسی شخص نے ایک دفعہ عمرہ کرلیا ہو اور دو سال کے اندر دوسری بار عمرہ کرنا چاہتا ہے تو سعودی حکومت کی طرف سے مدت کے اندر دوبارہ عمرہ کرنے پر دو ہزار ریال ٹیکس ادا کرنا ضروری ہوتا ہے، اب اگر کوئی شخص ٹیکس سے بچنے کیلئے جھوٹ بولے بغیر اور دھوکہ دیئے بغیر اپنا پرانا پاسپورٹ خود یا کسی اور کے ذریعے ضائع کردیتا ہے مثلاً پاسپورٹ جلادیتا ہے یا اس پر سیاہی گرادیتا ہے یا اپنے پاسپورٹ میں بارکوڈ نمبر پر اسٹیکر لگادیتا ہے (جس سے وہ پاسپورٹ مشین میں پڑھا نہیں جاتا) تو کیا کسی کا اس طرح کرنا جائز ہے، جس میں جھوٹ بولے بغیر نیا پاسپورٹ بنوایا جاسکتا ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ جو کام ستر اسی ہزار میں ہوگا وہ چھ ہزار میں حیلہ اختیار کرکے کیا جاسکتا ہے، جبکہ اور بہت سی جگہوں پر ہم ٹیکس سے بچنے کی مختلف صورتیں اختیار کرتے ہیں، کیا ان اس کی اجازت ہوگی، یا ٹیکس سے بچنے کے لئے کوئی اور طریقہ بتادیں۔

والسلام

دار الافتاء
فتوی نمبر
مورخہ

محمد نفیس شیخوپوری
جھبران منڈی ضلع وتحصیل شیخوپورہ
0303-4633066

جواب منسلک ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

سوال میں ذکر کردہ صورتیں درج ذیل مفاسد پر مشتمل ہے، ایک قانون کی خلاف ورزی اور دوسرا دھوکہ دہی، پہلی صورت سے متعلق تفصیل یہ ہے کہ مسلمانوں کی حکومت اگر کسی مصلحت کے لئے کوئی قانون بنائے اور وہ کام واجب بھی نہ ہو تو حتی الامکان اس کی پابندی لازم ہے اور اس پابندی کو توڑنے کے لئے جھوٹ یا دھوکہ دہی جائز نہیں اور جہاں تک دو سال میں دوبارہ عمرہ کا معاملہ ہے تو اس قانون سے سعودی حکومت کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ جلدی جلدی عمرہ نہ کریں، سوال میں اپنا پاسپورٹ ضائع کرنے کی جو صورتیں ذکر کی گئی ہیں ان میں دھوکہ دہی ہے جو دیگر گناہوں میں مبتلا ہونے کا سبب بھی بن سکتی ہیں، اور اس میں ایک پہلو یہ بھی ہے کہ پاسپورٹ حکومت وقت کی ملکیت ہوتا ہے جسے جان بوجھ کر خود ضائع کرنا درست نہیں۔

فی رد المحتار ۱۷۲/۲

قال فی الظهيرية: وهو تأويل ما روی عن أبی يوسف ومحمد فإنهما فعلا ذلك لأن هارون أمرهما أن يكبرا بتكبير جده ففعلا ذلك امتثالا له لا مذهبا واعتقادا قال فی المعراج لأن طاعة الإمام فيما ليس بمعصية واجبة

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح ج ٩٢/١١

عن ابن عمر وزاد مسلم: من غشنا : أی: خاننا وترك النصيحة لنا كأن ستر العيب فی السلعة ليس منا : قال السيوطی: روی الترمذی عن أبی هريرة مرفوعا بلفظ: من غش فليس منا ـ قال بعضهم: وفی لفظ: من غشنا فليس منا ـ وفی أكثر طرقه أن ذلك بسبب طعام رآه فی السوق مبتلا داخله أخرجه الشيخان عن أبی هريرة وروی الطبرانی وأبو نعيم فی الحلية عن ابن مسعود مرفوعا ولفظه: من غشنا فليس منا والمكر والخداع فی النار ـ روی أحمد والترمذی عن عثمان: من غش العرب لم يدخل فی شفاعتی ولم تنله مودتی واللہ اعلم بالصواب

دار الافتاء

محمد عدنان عزیز

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴ ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ

22 ستمبر 2018ء

الجواب صحیح

۱۴۴۰/۴/۱۷ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۱۴-۴-۱۴۴۰ھ

مفتی

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴ ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ

22 ستمبر 2018ء

مفتی

الجواب صحیح

۱۷-۴-۱۴۴۰ھ

مفتی

الجواب صحیح

۱۷/۴/۱۴۴۰ھ

00.031

Scanned by CamScanner